قسط (۵)

مرتب: مولانا حافظ محمد عرفان الحق اظہار حقانی
استاذ جامعہ دار العلوم حقانیہ

عہد طالبعلمی میں مولانا سمیع الحق مدظلہ کے علمی منتخبات

ماخوذ از خودنوشت ڈائری ۱۹۵۳ء

عم محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی نوعمری میں معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ان ڈائریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق ؒ کے معمولات شب وروز اور اسفار کے علاوہ اعزہ واقارب' اہل محلہ وگردوپیش اور ملکی وبین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال وواقعات درج فرماتے۔آپ کی اولین ڈائری ۱۹۴۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔احقر نے جب ان ڈائریوں پر سرسری نگاہ ڈالی تو معلوم ہوا کہ جابجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ تحقیقی عبارت' علمی لطیفہ' مطلب خیز شعر' ادبی نکتہ' اور تاریخی تجربہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کرلیا۔اس پر دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزار ہا صفحات کے عطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی نسلیں اور اسیرانِ ذوقِ مطالعہ استفادہ کرسکیں۔تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں.................. (مرتب)

گول میز کانفرنس میں شرکت کے لئے جاتے وقت قوم کے نام پیغام: میں آج ہندوستان سے جارہا ہوں' یا تو میں آزادی کا پروانہ حاصل کرکے آؤں گا اور یا پھر اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کردوں گا۔

کانفرنس میں بنیادی مقصد کا اظہار: کانفرنس میں دنیا بھر کے بڑے بڑے حکومتی نمائندوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: ''تم میرے ملک کو آزادی دوگے یا میں واپس زندہ نہیں جاؤنگا'' (رئیس الاحرار مولانا محمد علی جوہر) (۳۰ رستمبر)

راحت وشدت دونوں ابتلاء وآزمائش شیخ الحدیث ؒ کا خطبہ: اگر ایک آدمی کی دنیاوی مادی حالت بہتر ہوئی اور عزت جلال وآبرو ومال سب کچھ ملنے کے باوجود شکریہ ادا نہیں کیا اور اطاعت الٰہی میں نہ لگا تو یہ بھی ہلاکت ہے۔اور اگر ایک شخص کی حالت ابتر ہے اور اس نے اپنی حالت سے عبرت نہ لی اور سیدھا راستہ اختیار نہ کیا تب بھی یہ ہلاکت اور تباہی ہے۔حضرت نوح ؑ کی قوم پر قسم قسم کی مصائب آئیں' قحط نے ان کو آ گھیرا مگر تب بھی وہ نہ سمجھی تو حضرت

نوحؑ نے ان کو نصیحت کی کہ ابھی موقع پر تو اپنی بت پرستی' شرک اور ظلم وغیرہ سے توبہ کرو۔ اور بخشش طلب کرو' استغفروا ربکم لیکن یہ سب کچھ سننے کے باوجود انہوں نے سرکشی اور طغیانی نہ چھوڑی۔ اس طرح وہ آزمائش اور ابتلاء میں ناکام ہوئے تو عذاب الٰہی کے مورد ٹھہرے۔ اللہ کی طرف سے ایک امتحان یہ بھی ہوتا ہے کہ ایک انسان کو عزت و دولت سے مالا مال کیا جاتا ہے' اس پر اس نے شکریہ ادا کیا اور اطاعت خداوندی اختیار کی تو یہ کامیاب ہے۔ اس کی عزت و آبرو محفوظ کی جاتی ہے۔ اور اسے شر و فساد سے دور رکھا جاتا ہے۔ اور اسی طرح اگر ایک شخص کو قحط ابتلاء و آزمائش خداوندی میں مبتلا کیا گیا تو بھی اسے استقامت اور تحمل سے کام لینا چاہیے۔ اگر یہ شخص صدق دل سے توبہ کرتا ہے اور رجوع الی اللہ میں لگ جاتا ہے تو یہ شخص بھی کامیاب ہے۔ (۱۱ر دسمبر)

ایک بڑے حکیم دانا کا اپنے علم کے بارے میں تجزیہ: دیار مغرب کا ایک حکیم دانا جب بستر مرگ پر دم توڑ رہا تھا' تو اس نے کہا کہ "نجانے دنیا میرے علم کی نسبت کیا کیا گمان کر رہی ہوگی' مگر میں اپنے آپکو یہ سمجھتا ہوں کہ ایک نافہم بچہ سمندر کے کنارے چند خذف پاروں سے کھیل رہا ہے اور علم کا ناپید کنار سمندر اسکے سامنے موجزن ہے" (۲۰ر اکتوبر)

وسعت معلومات: امام طبرانیؒ کی وسعت معلومات دیکھ کر ایک شخص نے ان سے دریافت کیا کہ آپ کا علمی خزانہ اس قدر مالا مال کیونکر ہوا؟ تو امام ممدوح نے فرمایا جان عزیز! تیس برس کمر نے بوریے کے سوا اور کسی بستر کا لطف نہیں اٹھایا۔ (تذکرہ الحفاظ' ج ۳' ص ۱۱۸)

وقت کی قدر: امام رازیؒ کو اس بات پر تاسف ہوتا تھا کہ کھانے کا وقت علمی مشاغل سے خالی کیوں جاتا ہے؟ اور فرماتے تھے ولله انی اتاسف فی الفوت عن الاشتغال بالعلم فی وقت الاکل فان الوقت والزمان عزیز اگر امام رازیؒ اوقات کو عزیز نہ سمجھتے تو ان پر علوم کے راز کیونکر کھلتے' اور انکو کوئی امام نہ کہتا۔ (عیون الانباء ج ۲' ص ۲۳)

ہر دفعہ مطالعہ سے نئے فوائد: امام شافعیؒ کے جلیل القدر شاگرد امام فرحیؒ نے اپنے استاد کی کتاب "الرسالۃ" کا پچاس برس مطالعہ کیا اور وہ ناقل ہیں کہ ہر مرتبہ کے مطالعہ میں مجھ کو نئے فوائد حاصل ہوئے۔ (ابن خلکان' ج ۱' ص ۳۱۱)

سو مرتبہ مطالعہ کردہ کتاب: ارسطو کی کتاب "النفیس" کا ایک نسخہ کسی کے ہاتھ لگا جس پر فارابی کے قلم کی یہ عبارت تحریر تھی: انی قرأۃ هذه الکتاب ماۃ مرۃ (ابن خلکان' ج ۲' ص ۷۲)

طلب علم میں جنگلی جڑی بوٹی کھانا: امام بخاریؒ کو ایام طالب علمی میں ایک سفر کی تہی دستی نے اتنا مجبور کیا کہ تین دن تک برابر جنگل کی جڑی بوٹیاں کھائیں۔ (مقدمہ فتح الباری' ص ۵۶۶)

طلب علم میں فاقوں کی انتہاء: امام ابوعلی البلخیؒ جب عسقلان میں مقیم تھے تو خرچ سے اس قدر عاجز آگئے کہ فاقوں تک کی نوبت پہنچی اور پھر ضعف نے لکھنے سے معذور کر دیا۔ جب بھوک کی اذیت برداشت سے باہر ہوئی تو نانبائی کی دکان پر اس غرض سے جا کر بیٹھے کہ کھانے کی خوشبو سے طبیعت کو کچھ تقویت پہنچے۔ (تذکرۃ الحفاظ' ج ۳' ص ۳۷۱)

طلب علم کی صعوبتیں: ☆ ابو العلاء ہمدانی کو بغداد میں اس حال میں دیکھا گیا کہ رات کو مسجد کے چراغ کی روشنی میں جو بلندی پر تھا کھڑے کھڑے لکھ رہے تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ ج ۴ ص ۱۲۰)

☆ امام ابن جریر طبریؒ نے تنگی خرچ کی وجہ سے اپنے کرتے کی دونوں آستینیں بیچ کر کھائیں (تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۲۸۰)

☆ امام ابوحاتم رازیؒ نے طلب علم کے لئے نو ہزار میل سے زیادہ سفر طے کیا۔ یہ صرف اس وقت کا فاصلہ ہے جب انہوں نے یہ قول کیا۔ اس کے بعد ممدوح نے شمار ہی ترک کیا۔ (تذکرۃ الحفاظ ج ۲ ص ۱۴۷)

متنبی کا علمی رسوخ: متنبی شاعر مشہور سے ابوعلی فارسی امام نحو نے ایک بار پوچھا کہ فِعلیٰ کے وزن پر عربی زبان میں کتنے اسمِ جمع آئے ہیں۔ تو متنبی نے بے تامل کہا کہ حجلیٰ اور ظربیٰ (یعنی یہی دو) ابوعلی فارسی نے اس جواب پر تین شب تک متواتر لغت کی کتابیں چھان ماریں مگر اس وزن پر تیسرا کوئی اسمِ جمع نہ ملا۔ (ابن خلکان ج ۱ ص ۳۶)

بعض اکابرؒ کی یاد کردہ کتب: امام ابوسعدؒ کو صحیح مسلم، حافظ ابوالحسین الاصفہانیؒ کو صحیح بخاری اور مسلم دونوں، جبکہ امام تقی الدین بعلبکیؒ کو الجمع بین الصحیحین، صحیح مسلم اور اکثر مسند امام احمد ازبر (یاد) تھیں۔ مؤخر الذکر امام صرف ایک نشست میں ستر ہزار احادیث حفظ کر لیتے تھے اور ایک دن سے بھی کم وقت میں ''مقامات حریری'' کے تین مقامیں یاد کر لئے (تذکرۃ الحفاظ ج ۴ ص ۸۰، ۱۱۶، ۲۳۱)

صاحب قاموس کا یومیہ حفظِ علم: مجد الدین فیروز آبادیؒ ''صاحب قاموس'' نے کہا کہ میں جب تک تین سو سطریں حفظ نہیں کر لیتا اس وقت تک نہیں سوتا۔

علم کی معراج: سقراط کا مقولہ ہے کہ ''میرے علم کی معراج یہ ہے کہ میں نے سمجھ لیا ہے کہ مجھ کو کچھ نہیں آتا''

علم کا حصول کب تک: علامہ ابن العلاء سے پوچھا گیا کہ کب تک علم حاصل کرنا چاہیے؟ تو آپؒ نے جواب میں فرمایا: مادامت الحیوٰۃ تحسن بہٖ یعنی جب تک زندگی مہربان رہے۔

دست از طلب نہ دارم تا کام من برآید		یا تن رسد بجاناں یا جان زتن برآید		(۳ تا ۹/ اکتوبر)

شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ کا نوجوانوں کو پیغام: ''آپ نوجوان ہیں، اگر آپ نے اپنے اندر صفات رسول ﷺ اور ان کے اتباع (صحابہؓ) کی صفات پیدا نہ کیں تو یقیناً آپ غلط راستے پر ہیں۔ ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم وہی طریقہ اختیار کریں جو قرآن و حدیث اور حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کے اتباع نے بیان کیا۔''

آپ کے اندر (طلباء) صبر و استقلال سنجیدگی، تہذیب و متانت ہونی چاہیے جو شیوہ ہے کرام کا۔ غالب سے کہا گیا کہ فلاں شخص نے تمہاری ہجو کی ہے۔ تم اس کا جواب کیوں نہیں دیتے' اس نے کہا کہ اگر گدھا مجھے لات مارے تو کیا میں بھی اس کو لات ماروں؟

فلسفہ روزہ وعید شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ کا پیغام:

مئی اور جون کے سخت موسم میں آپ نے پورا مہینہ روزہ رکھ کر تعمیل حکم کی ایک مبارک مثال پیش کی ہے۔ خدا کرے کہ یہ مثال بارگاہ رب العالمین میں شرف قبولیت حاصل کرے۔ (امین)

آنحضرت ﷺ نے ماہ رمضان کو ماہ صبر فرمایا ہے۔ کیونکہ یہ مہینہ ایک طرف یہ تلقین کرتا ہے کہ ایک مومن کو ارشاد ربانی کی تعمیل کے لئے کس طرح اپنے نفس اور نفسانی خواہشات پر ضبط رکھنا چاہیے' اور دوسری طرف خدا پرست کے نفس کو خلق خدا کی ہمدردی اور غمخواری کے جذبات سے معمور کر دیتا ہے۔ اور اس درد کی امانت سپرد کرتا ہے جو انسانیت کا جوہر ہے۔ جس کا تقاضا یہ ہے کہ بھوکے ننگے اور دکھی انسانوں کی خاطر انسان اپنی خودی' اپنی خواہشات قربان کرے اور انسانی ہمدردی کے راستے میں سختیوں اور مصیبتوں کو خندہ پیشانی سے برداشت کر کے صبر کا عملی نمونہ دنیا کے سامنے پیش کرے۔ آج آپ عید کا روحانی جشن منا رہے ہیں یہ بھی آپ کے سامنے دو سبق پیش کرتا ہے۔ اول یہ کہ کار خیر کی توفیق بھی فضل خداوندی اور اس کا انعام ہے' جس کا شکر واجب ہے اللہ کی عظمت اور اس کی کبریائی کا اعتراف کرتے ہوئے چھ تکبیروں کے ساتھ دوگانہ عید اسی شکر کی ادائیگی ہے۔ دوم یہ کہ آپ کی کوئی بھی مسرت غریبوں کی ہمدردی سے خالی نہ ہونی چاہیے۔ آپ کوشش کریں کہ آپ کی خوشی عالم کی خوشی ہو۔ اور آپ کا یہ مبارک تہوار دنیائے انسانی کے لئے امن وخوشحالی اور ہمدردی اور غمخواری کا ایک چمکتا ہوا نشان ثابت ہو۔ ماہ صیام اور تقریب عید نے خدا پرستی' اطاعت شعاری' ایثار' ہمدردی خلق' اور شکر گزاری کا جو مبارک سبق دیا ہے خداوند عالم ہمیشہ ہمیشہ اس پر عمل کی توفیق بخشے۔ (عید نمبر الجمعیۃ دہلی۔ ۲۴ جون ۵۲)

حضرت مدنیؒ کی انگریز دشمنی:

مجھے کسی بھی مسلمان سے چاہے وہ لیگی ہو دشمنی نہیں۔ مجھے انگریز سے دشمنی ہے۔ اسکی حکومت اور اس کے اقتدار سے دشمنی ہے۔ میں فقط برطانوی شہنشاہیت کو دشمن سمجھتا ہوں۔ میں اپنی طاقت اسکو مٹانے کے واسطے صرف کرنا چاہتا ہوں۔ میرے آقا شیخ الہندؒ کے متعلق یہاں گورنمنٹ نے کہا تھا: ''محمود الحسن کو ہم جلا کر خاک کر دیں تب بھی اسکی خاک ہم سے نفرت کریگی۔'' یہی کلمے میں نے حضرتؒ سے سنے ہیں۔ میں نے آپ سے فرمایا کہ مجھ کو یہ بدظنی ہے کہ ''میں اسلام کا اتنا خیر خواہ نہیں جتنا برطانیہ کا دشمن ہوں۔ یہ میرے دن رات کا مطمح نظر ہے اور میرا قول ہے کہ اس اقتدار کے مٹانے کیلئے اگر کتا بھی کھڑا ہو جائے تو مسلمان کا فریضہ ہے کہ اسکا ساتھ دے

اسلام دشمنی ہمیشہ ہمیشہ: موسیٰ اور ابن علقمہ نے بغداد کی حکومتیں برباد کیں۔ عبداللہ خان اور حسین علی خان نے سراج الدولہ کی حکومت انگریزوں کے ہاتھ میں دیدی۔ میر جعفر نے بنگال کی حکومت برباد کر دی۔ نواب اودھ نے اودھ کی سلطنت کو ختم کر دیا۔ میر صادق نے ٹیپو سلطان کی حکومت انگریزوں کے ہاتھ میں دی۔ یہ سب کے سب شیعہ

تھے۔شیعوں نے کبھی اسلام کے ساتھ موافقت نہ کی۔ (فرمودات حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ) (۲۱ تا ۲۷ اکتوبر)

اشتراکیت کی تاریخ:

اشتراکیت دنیا میں غیر معلوم مدت سے جاری ہے۔ پہلے یہ تحریک یونان میں شدت سے تھی۔ پھر ایران میں مزدک نامی شخص حضور اقدس ﷺ کے بعثت سے قبل نوشیروان کے والد شاہ قباد کے زمانے میں گزرا ہے' اس نے پورے زور سے اس تحریک کو جاری کیا۔ مزدک نے اپنے جدید مذہب کی طرف شاہ قباد کو بھی دعوت دی۔ جو اس نے قبول کر لی' آخر نوشیروان کے دل میں اس کے خرافات سے بدظنی پیدا ہوئی تو اسے قتل کر دیا۔ مزدک نے تمام عورتوں' اموال' زر اور زمین مردوں کی مشترکہ دولت قرار دی تھی۔ علامہ اقبال نے کہا ہے

دست فطرت نے کیا ہے جن گریبانوں کو چاک
مزدکی منطق کی سوزن سے نہیں ہوتے رفو

اشتراکیوں کی مذہب اور خدا سے دشمنی: لینن نے کہا ہے کہ سرمایہ داری کی غیر مرئی قوتوں نے ذہن انسانی میں ایک ڈر کی صورت پیدا کر دی ہے' جس سے ایک حاکم اعلیٰ کے تخیل کی بنیاد پڑی۔ جسے انسان نے خدا کے نام سے پکارنا شروع کر دیا۔ سو جب تک خدا کا تخیل ذہن انسانی سے فنا نہ کر دیا جائے یہ لعنت (معاذ اللہ) کسی طرح دور نہیں ہو سکتی۔ (مصنفہ مارک پیٹرک بحوالہ طلوع اسلام) (۱۳۔۱۴ اکتوبر)

پاکستان کا مذہب کیا؟ اس پر پارلیمنٹ میں جھگڑا:

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق ؒ نے نماز جمعہ میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ گزشتہ روز اخبار میں یہ خبر نظر سے گزری جس پر افسوس اور رونا آیا کہ ''پارلیمان میں اس بات پر جھگڑا ہوا کہ آیا پاکستان کا سرکاری مذہب اسلام ہو یا کوئی غیر مذہب'' فرمایا ان حضرات کی عقل پر حیرانی ہے کہ اتنا نہیں سمجھتے کہ ہم مسلمان ہیں یا کچھ اور۔

شیخ الحدیث غور غشتی کے جیل جانے پر والد ماجدؒ کا تبصرہ:

حضرت شیخ الحدیث مولانا غور غشتوی کے جیل جانے سے متعلق مجلس میں کسی نے افسوس کا اظہار کیا تو والد ماجد نے فرمایا کہ ہمارے اسلاف و اکابر بزرگوں نے اس سے سخت سخت تکالیف دین کی خاطر برداشت کیں۔ ہمارے آقائے نامدار ﷺ کی تو یہ حالت تھی کہ مکہ کے تیرہ برس ان پر ایسے گزرے کہ گاؤں سے نکلتے تو ان پر پتھروں کی بارش ہوتی اور وہ دین کی خاطر برداشت کرتے۔ اب تو لوگ کمزور اور ضعیف ہو گئے اس لئے مصائب اور ابتلاء میں بھی کمی ہوئی۔ اشد الناس بلاءً الانبیاء ثم الامثل فالامثل (۱۶۔۱۷ اکتوبر)